سوال

(308) طلاق میں نسبت کرنا اور کسی کو مخاطب کرنا ضروری ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید نے مسماۃ زینب زوجہ اپنی کو کہ وہ ایک گٹھڑی میں کپڑے اور زیور وغیرہ باندھ کر اپنے میکے جانے پر مستعد تھی روکا اور منع کیا کہ جاتی ہو تو گٹھڑی کیوں لے جاتی ہو اور گٹھڑی چھین لی، مگر وہ ضد کیے جاتی تھی کہ میں جاؤں گی، گٹھڑی میرے دے دو تو زید نے وہ گٹھڑی اپنی خالہ پر پھینک کر کہا : طلاق طلاق طلاق تب اس کی خالہ نے کہا کہ تو نے یہ کیا کہا ؟ تو جواب دیا کہ میں نے تو کچھ نہ کہا اور اس وقت زوجہ اس کی میکے نہیں گئی اور وقت شام چند شخص اس کے باپ نے بھیجے کہ وہ بجر تمام اسے میکے لے گئے اور گٹھڑی چھوڑ گئی ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئولہ میں اگر زید کی زبان سے اس سے زیادہ کوئی لفظ نہیں نکلا تو طلاق نہیں ہے ۔ اس لیے کہ طلاق کی نسبت کسی کی طرف نہیں کی اور نہ کسی کو مخاطب کیا ۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والخلع، صفحہ:509

محدث فتویٰ